اللہ کریم کے امت محمدیہ پر بے شمار اور لاتعداد احسانات ہیں انہیں عظیم ترین احسانات میں سے ایک خاص احسان اور مہربانی اپنے نیک بندوں کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور خیر و بھلائی جمع کرنے کے لئے طاعات وعبادات کے مواسم، حسنات کے مواقع اور خیرات و برکات کے اوقات عطا کرنا ہے تا کہ آخرت کے تئیں فکرمند اور خیر و بھلائی کے متلاشی اللہ کے نیک بندے ان عظیم ترین لمحات میں زیادہ سے زیادہ عبادات وطاعات کے کام انجام دے کر نیکیاں جمع اور اکٹھا کر سکیں انہیں عظیم ترین بابرکت، قابل قدر اور لائق توجہ اور انتہائی قدر و منزلت کے حامل ایام و اوقات میں سے جنہیں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص فضیلت حاصل ہے ایک دن عرفہ کا دن (ذوالحجہ کی ۹ تاریخ) بھی ہے، کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ کے اندر جابجا اس عظیم ترین اور مبارک دن کے فضائل وخصوصیات اور امتیازات کو اجاگر اور بیان کیا گیا ہے جنہیں درج ذیل سطور میں مختصر طور پر ذکر کیا جا رہا ہے۔

عرفہ کا نام عرفہ کیوں پڑا؟

بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ مصنف عبدالرزاق میں علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجا اور انہوں نے آپ کو حج کرایا جب عرفات میں پہونچے تو پوچھا کہ ”عَرَفْتَ؟“ کیا تم نے پہچان لیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ”عَرَفْتُ“ ہاں میں نے پہچان لیا کیوں کہ اس پہلے وہ یہاں آ چکے تھے اس لئے اس جگہ کا نام ہی عرفہ ہو گیا۔

الجامع لأحکام القرأن (تفسیر القرطبی) کے اندر کئی ایک اقوال کے ساتھ ساتھ ایک قول یہ بھی موجود اور منقول ہے کہ حضرت آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کو جب جنت سے انہیں زمین پر اتارا گیا تو ایک طویل طلب اور لمبی جستجو کے بعد دونوں کی ملاقات عرفہ کے دن مقام عرفات میں ہوئی اور دونوں نے وہیں ایک دوسرے کو پہچان لیا، اس لئے اس دن کو عرفہ اور اس جگہ کو عرفات کہا جانے لگا۔ واللہ أعلم

(تفسیر القرطبی ۲/۷۰۴)

۱۔ عرفہ کا دن حرمت والے چار مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) میں سے ذوالحجہ کے مہینے کا ایک اہم دن ہے۔

۲۔ یوم عرفہ جہاں سال کا سب سے افضل دن ہے وہیں حج کے ایام میں بھی اسے ایک اصل اور اساس کی حیثیت حاصل ہے یہ حج کا انتہائی اہم دن ہے اسی دن دنیا کے کونے کونے سے تشریف لانے والے مسلمان حجاج کرام عرفات کے میدان میں جمع اور اکٹھا ہوتے ہیں اور میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں، اس دن حاجی کے لئے عرفات میں وقوف ضروری ہے جس سے یہ وقوف فوت ہو جائے اس کا حج نہیں جیسا کہ سنن أبی داؤد وغیرہ میں عبدالرحمن بن یعمر الدیلی سے مروی حدیث کا ٹکڑا ہے: ”**الحجّ یَوْمُ عَرَفَة**“ اصل حج عرفہ کا دن ہے۔۔۔ الحدیث

(سنن أبی داؤد حدیث نمبر: ۱۹۴۹، سنن ترمذی حدیث نمبر: ۸۸۹۔۸۹۰ سنن نسائی حدیث نمبر: ۳۰۱۹۔ علامہ البانیؒ نے صحیح کہا ہے)

۳۔ عرفہ کا دن ذوالحجّہ کے ان ابتدائی دس دنوں کا ایک اہم دن ہے جنکی اہمیت و فضیلت اور رفعت شان کی بنا پر اللہ کریم نے ان کی قسم کھائی ہے اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد گرامی ہے: **وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝** (الفجر: ۱۔۳) ”قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی، اور جفت اور طاق کی۔

اکثر مفسرین کے نزدیک مذکورہ راتوں سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں، اور وتر سے مراد یوم عرفہ ہے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔

۴۔ یوم عرفہ (نوویں ذوالحجہ کا دن) ان دس افضل ترین ایام واوقات کا ایک اہم دن اور بنیادی حصہ ہے حدیث نبوی کے مطابق جن دنوں میں انجام پانے والے اعمال صالحہ اور جن دنوں میں کی گئی نیکیاں اللہ کی نگاہ میں سال کے بقیہ اور ایام سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی عبادت سے بڑھ کر کسی اور دوسرے ایام کی عبادت اس قدر محبوب اور پسندیدہ نہیں ہیں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (دوسرے دنوں میں کیا ہوا) جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (دوسرے دنوں میں کیا ہوا) جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، ہاں مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ (راہ جہاد) میں نکلے اور کچھ واپس لیکر نہ آئے یعنی اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کر دے۔ (صحیح بخاری: ۹۶۹، سنن أبی داؤد واللفظ لہ: ۲۴۳۸)

۵۔ یوم عرفہ ہی وہ مبارک اور سال کا افضل دن ہے جس کی عظمت اور اہمیت کے پیش نظر اللہ عزوجلّ نے اس دن کی قسم کھائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ**

وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿ (سورۃالبروج: ۱۔۳)

ایک صحیح حدیث سے اس بات کی تائید وتوثیق ہوتی ہے کہ ''**یوم مشہود**'' سے مراد یوم عرفہ ہے۔ سنن ترمذی کے اندر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''**یوم موعود**'' سے مراد قیامت کا دن، یوم مشہود سے مراد عرفہ کا دن اور شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے۔ (سنن الترمذی: ۳۳۳۹، علامہ البانیؒ نے حسن کہا ہے: دیکھئے، الصحیحہ: ۱۵۰۲، مشکاۃ تحقیق ثانی: ۱۳۶۲)

٦۔ یوم عرفہ تکمیل دین اور اتمام نعمت کا دن ہے:

عرفہ کا ہی وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین کو مکمل کیا اور امت محمدیہ پر اپنی نعمتوں کا اتمام فرمایا اور بحیثیت دین کے اسلام کو ہمارے لئے منتخب اور پسند فرمایا واضح رہے کہ تکمیل دین والی آیت (**اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا**) (المائدۃ: ۳) ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو عرفہ والے دن نازل ہوئی اور اس دن جمعہ کا دن تھا جیسا کہ درج ذیل حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے۔

صحیح مسلم میں طارق بن شہاب زہری سے مروی ہے کہ یہودی لوگ (کعب احبار) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے، اے امیر المؤمنین! آپ اپنی کتاب قرآن کریم میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو کہ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس آیت کے نزول کے دن کو عید (جشن) کا دن مقرر کر لیتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت؟ تو وہ کہنے لگے: [**اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا**] والی آیت، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت کب اور کہاں نازل ہوئی اور اس وقت آپ ﷺ کہاں تشریف فرما تھے؟ مجھے اچھی طرح معلوم ہے یہ آیت عرفہ کے دن اتری اور ہم سب اس وقت مقام عرفات میں تھے اور وہ جمعہ کا دن تھا۔

(صحیح مسلم: ۵۳۳۲، صحیح بخاری: ۴۲۴۰، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

٦۔ یوم عرفہ ''عہد ألست (ألست بربکم) کا دن ہے:

عہد ألست سے مراد وہ عہد و پیمان ہے جو (**أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ**) سے بنی ہوئی ترکیب ہے یہ عہد اور میثاق آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد ان کی پشت سے ہونے والی تمام اولاد سے لیا گیا تھا، اسکی تفصیل ایک صحیح حدیث میں اس طرح آتی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ والے دن حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں موجود تمام ارواح (اولاد آدم) سے میدان عرفات (مقام نعمان) میں عہد لیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صلب سے ان کی ساری ذریت نکالی جو اسے پیدا کرنی تھی اور انہیں ان کے سامنے چیونٹیوں کی شکل پھیلایا پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر ان سے کلام کیا اور اس بات کا عہد لیا: ''**أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ**'' کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں (ارواح واولاد) نے کہا: کیوں نہیں، (ارشاد ہوا) ہم نے تمہاری گواہی اس لئے لی تا کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے یا تم یہ کہنے لگو کہ ہم سے پہلے ہمارے آباواجداد نے شرک کیا تھا ہم ان کے بعد ان ہی کی اولاد تھے تو کیا ہمیں باطل پر رہنے والوں کے عمل کی پاداش میں ہلاک کردیں گے۔

(رواہ أحمد فی مسندہ، رقم: ۲۳۲۷، وصححہ الألبانی فی سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، رقم: ۱۶۲۳)

۷۔ یوم عرفہ گناہوں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا دن ہے

عرفہ کا ہی وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور اپنے بندوں اور بندیوں کو کثیر تعداد میں جہنم سے آزاد کرتا ہے اور اہل عرفات کی طرف نظر رحمت کرتا ہے اور ان کی مغفرت فرماتا ہے۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آگ (جہنم) سے آزاد کرتا ہو جتنا کہ عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے، اور اس دن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں سے بھی قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر اپنے بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں۔ (صحیح مسلم، رقم: ۲۴۰۲)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ عرفہ کی شام اہل عرفات کی تعداد اور اس عظیم منظر کو فرشتوں کو دکھا کر ان سے بطور فخر بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو! یہ میرے بندے پراگندہ بال اور گرد آلود چہرے لیکر یہاں حاضر ہوئے ہیں تم گواہ رہو کہ ہم نے ان کے تمام گناہوں کو بخش دیا اور اسی طرح ان گناہوں کو بھی بخش دیا جن کی یہ سفارش کر رہے ہیں۔

۸۔عرفہ کے دن کی دعا سب سے بہتر اور افضل دعا ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ عرفہ کے دن کی دعا افضل دعاؤں میں سے ایک ہے جیسا کہ ایک صحیح حدیث کے اندر موجود ہے، عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا: ''کہ سب سے بہتر عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر بات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی ہے وہ یہ ہے ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ''(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اس کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

(سنن الترمذی: ۲۵۰۹، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الترمذی میں ''حسن'' کہا ہے، دیکھئے: تخریج مشكاة المصابیح، رقم: ۲۵۹۸، صحیح الجامع: ۳۲۷۴، سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۵۰۳)

مذکورہ بالا حدیث پاک سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ عرفہ کا بکثرت شہادت توحید اور کلمۂ توحید کے پڑھنے اور ذکر کرنے کا دن ہے۔

۹۔ یوم عرفہ میدان عرفات میں وقوف کرنے والے حاجیوں کے لئے عید کا دن ہے۔

عرفہ کا دن حاجیوں کے لئے عید اور خوشی اسی طرح کھانے پینے کا دن ہے یہی وجہ ہے کہ عرفہ کے دن حاجیوں کے لئے صوم کا اہتمام غیر مشروع ہے، جیسا کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ''

یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ)، یوم نحر (دسویں ذوالحجہ، قربانی کا دن) اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کے لئے عید کے ایام ہیں، یہ کھانے اور پینے کے ایام ہیں۔

(سنن أبي داؤد، رقم: ۲۴۱۹، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے)

۱۰۔ یوم عرفہ کا صوم دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے:

اسلامی سال کے اس عظیم ترین اور مبارک دن کی ایک بہت بڑی خصوصیت اور فضیلت یہ ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنے سے بندہ کے آئندہ اور گذشتہ دو سال کے صغائر گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن کے صوم کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، (صحیح مسلم، رقم: ۱۱۶۲)

لہذا ایک مسلمان کو چاہئے کہ اس دن وہ خود بھی صوم کا اہتمام کرے اور اپنے احباب واقارب، دوستوں اور پڑوسیوں کو بھی اس کی ترغیب دے اور اس پر ابھارے،

واضح رہے کہ یہ روزہ غیر حجاج کے لئے ہے حاجیوں کے لئے عرفہ کے دن صوم کا اہتمام غیر مشروع اور غیر مسنون ہے، لطائف المعارف (ص: ۴۸۶) میں حافظ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے حاجیوں کے لئے عرفہ کے صوم کی ممانعت کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ حجاج بیت اللہ کے مہمان ہیں لہذا کسی شریف آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے مہمانوں کو بھوکا رکھے۔

عرفہ کا صوم کس دن رکھا جائے؟

مسئلہ رؤیت ہلال (ص ۳۸۹) میں ممتاز عالم دین حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''بعض لوگ کہتے ہیں کہ یوم عرفہ سے مراد وہ دن ہے جب سعودی عرب میں ۹ر ذی الحجہ ہو، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے، جب ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ، رمضان کا آغاز سب اپنی رؤیت کی بنیاد پر کرتے ہیں تو پھر عرفہ سے مراد بھی ذوالحج کی ۹ر تاریخ ہوگی جو ہماری رؤیت کی بنیاد پر ہوگی، قطع نظر اس کے کہ سعودی عرب میں یوم عرفہ ہوگا یا نہیں؟ صحیح اور درست بات یہی ہے کہ ذوالحجہ کی ۹ر تاریخ کو ہی عرفہ کا صوم رکھا جائے سعودی عرب کی تاریخ کا اعتبار نا کر کے جہاں جو ہے اسی تاریخ پر ہی اعتماد کرتے ہوئے روزہ رکھے۔

یوم عرفہ کے چند فضائل وخصائص کا یہ مختصر ذکر تھا، اس دن کی قدر و منزلت اور عظمت وحقیقت کو جان لینے کے بعد وہ شخص بڑا ہی حرماں نصیب اور بد بخت ہوگا جو اس کو پانے کا انتظار نہ کرے اور اس کی چاہت و آرزو نہ رکھے، اس کی آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار نہ کرے، اور اس گراں قدر دن اور قابل قدر لمحات و ساعات کو غنیمت نہ سمجھے لہذا ایک جنت کے شیدائی اور خیر وبھلائی کے متلاشی شخص کو چاہئے کہ ان اوقات کی قدر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادات انجام دینے کی کوشش کرے اور کم از کم درج ذیل اعمال ضرور بجالائے تاکہ ان مبارک ساعتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے،

(ا) اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے،

خاص کر کبائر، حقوق العباد، ظلم اور زیادتی سے ضرور توبہ کرے۔

(ب) اس دن زیادہ سے زیادہ تمام نیکی اور بھلائی کے کام جیسے صوم وصلاۃ ،تلاوت قرآن مجید، ذکر ودعا، صدقہ وخیرات اور خدمت خلق وغیرہ نیز برائیوں سے بچنے کی حد درجہ کوشش کرے،

(ج) کلمۂ توحید وشہادت کا زیادہ سے زیادہ ورد کریں۔

(د) عرفہ کے دن کے صوم اور عبادتوں کا خصوصی اہتمام کرتے ہوئے ان قابل قدر لمحات وساعات کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ کی عبادت کے لئے فارغ کرلیں۔

سلف صالحین کے نزدیک یوم عرفہ کی قدر ومنزلت

سلف صالحین نیکیوں کے بے انتہا حریص اور حسنات کے حد درجہ عادی اور خوگر تھے مواقع حسنات وخیرات کی بے انتہا قدر کرتے تھے ہمارے اسلاف یوم عرفہ کی بے حد قدر اور اس کا اہتمام کرتے تھے ان کے اعتنا سے متعلق چند نمونے پیش خدمت ہیں

حکیم بن حزام عرفہ کی شام سو گردن آزاد کرتے اور یوم النحر (قربانی کے دن) سو اونٹ قربان کرتے اور خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اللہ کی وحدانیت اور حمد وثنا کا گن گاتے ہوئے یہ دعا پڑھتے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ نِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْإِلٰهُ، أُحِبُّهُ وَأَخْشَاهُ“(المستطرف: ۱/۲۳)

عبداللہ بن جعفر کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے حج کیا اس وقت ان کے ساتھ بیس سواریاں تھیں اور وہ پیدل چل رہے تھے یہاں تک کہ مقام عرفات میں پہونچے اور وہاں انہوں نے وقوف کیا اس کے بعد بیس غلاموں کو آزاد کیا اور انہیں ۲۰/سواریاں عطا فرمائیں اور بیس ہزار درہم دینے کا حکم کیا اس کے بعد فرمایا میں نے انہیں خوشنودئ مولیٰ اور مرضئ رب کی خاطر آزاد کیا ہے اس امید کے ساتھ کہ اللہ مجھے جہنم سے آزاد کردے۔

مولائے کریم سے دعا ہے کہ الٰہ العالمین ہمیں اس مبارک اور افضل ترین دن کی قدر کرنے اور اس میں زیادہ سے زیادہ دعا، ذکر وتسبیح اور نیک اعمال کی توفیق دے۔

آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین میں نے پسند کرلیا۔(المائدۃ: ۳)

یوم عرفہ
فضائل وخصوصیات

ترتیب

محمد عاطف شہاب الدین سنابلی

امام وخطیب جامع مسجد اہل حدیث

خیرانی روڈ، ممبئی

ناشر

جامع مسجد اہل حدیث، خیرانی روڈ

ساکی ناکہ، ممبئی